اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر :- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶- اپریل سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۱۵ اپریل ۹ بجے شب ریتی چھلہ کی مسجد کے عقب کے میدان میں جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی صدارت میں مقامی جماعت کا ایک جلسہ ہوا جس میں الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ اور آریہ سماجیوں کے ان اعتراضات کے جواب دیئے۔ جو انہوں نے اپنے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئے تھے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو موگا بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے :۔

آج رات حسب معمول مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا جس میں ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور جناب مولوی غلام نبی صاحب نے عربی میں تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تزکیہ نفس حاصل کرنے کا طریق

"آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدردِ نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلےٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں۔ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو۔ جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے۔ اور پانی پر پہونچتا ہے۔ اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے۔ اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی۔ اور ان کا جزبن گئی تھی۔ کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں۔ جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے۔ جو قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ **قد افلح من زکّٰھا** یعنے وہ نفس نجات پا گیا۔ جو طرح طرح کے میلوں۔ اور چرکوں سے پاک کیا گیا"

(رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

ایک نیا تحقیقاتی کمیشن

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مجلس ناورت پر ایک تحقیقاتی کمیشن مرکزی دفاتر کے بعض نقائص دور کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔

(۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ۔ صدر (۲) خواجہ علی محمد صاحب افسر مال لاہور۔ (۳) پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور۔ (۴) شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور۔ (۵) ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور۔ (۶) چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ہوشیارپور۔ (۷) خاکسار غلام محمد اختر شاف وارڈن لاہور سکرٹری۔ اس کمیشن کو بعض معاملات میں بیرونی احباب سے امداد کی ضرورت ہے۔ جو امید ہے کہ بیرونی احباب کمیشن کو مہیا کریں گے۔ اصلاح کی خاطر بیرونی احباب کمیشن کو مہیا کریں گے۔

(۱) مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء پر ایک شکایت یہ کی گئی تھی۔ کہ قادیان کے بعض دفاتر باہر کے بعض خطوط کا جواب نہیں دیتے۔ اگر یہ معاملہ صحیح ہے۔ اور بیرونی احباب میں سے کسی کو پیش آیا ہے تو وہ دوست مہربانی کرکے تفصیلاً اس کی رپورٹ سکرٹری تحقیقاتی کمیشن کو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں مگر ایسی شکایات گذشتہ دو سال سے پرانی نہ ہوں۔

(۲) اس کے علاوہ بھی اگر خط و کتابت یا جوابوں کے متعلق کسی اور قسم کی شکایات ہوں۔ تو وہ بھی بھیجی جاسکتی ہیں۔ نیز اگر کسی صاحب کو ایسے امر کا علم ہے جو مرکزی تبلیغی اداروں کی کسی دینی یا اخلاقی خامی کو ظاہر کرتا ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دی جائے۔

(۳) اگر کسی صاحب کے علم میں یہ بات ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے احکام یا صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن کے برخلاف سلسلہ عالیہ کے کسی دفتر میں کوئی کارروائی ہو رہی ہے۔ تو اس سے بھی آگاہی دی جائے۔

(۴) اگر کسی انجمن کے علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ کی کوئی جائداد ایسی ہو۔ جسکو وہاں کی جماعت فروخت کرنا مناسب سمجھتی ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دی جائے۔

نوٹ:۔ (الف) براہ مہربانی کوئی الزام عام طور پر بلا خاص مثال یا خاص واقعات کے نہ بیان کیا جائے (ب) لفافہ پر Confidential یا صیغہ راز کے الفاظ لکھ دیئے جائیں۔ (ج) صاحب شکایت مہربانی کرکے اپنا نام و پتہ مفصل درج کریں۔ (د) تمام ایسی خط و کتابت خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائے۔ نیز ممبران کمیشن میں سے کسی ایک ممبر کے پاس بھی یہ امور بیان کئے جاسکتے ہیں۔ (ر) براہ کرم احباب ایک ماہ کے اندر اندر اس اعلان کا جواب دیں۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر (سکرٹری تحقیقاتی کمیشن) شاف وارڈن ہیڈ کوارٹرز آفس این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور

جدید کمیٹی مکانات کے ممبران کو ضروری اطلاع

ممبران جدید کمیٹی مکانات کی اطلاع اور یادداشت کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ماہواری قسط کی رقم بھجواتے وقت محاسب صاحب کو تفصیل سے ضرور اطلاع دیا کریں۔ اور یہ لکھا جایا کرے۔ کہ یہ رقم جدید کمیٹی مکانات کی مد میں جمع کی جائے۔ تا عدم تفصیل یا کمی تفصیل کی وجہ سے رقم کسی اور مد میں داخل ہو کر بعد میں دقت کا موجب نہ ہو۔

اپریل ۳۶ء کی قسط کا روپیہ اس ماہ کی ۲۰ تاریخ تک معہ تین روپے سالانہ اغراض متفرقہ کے لئے بھیجکر اپنا نام حصہ داروں میں شامل کروالیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

بارگاہِ ربّ العزت میں دُعا

طوفانِ ضلالت سے یارب تو بچا دینا
سوتی ہوئی دنیا کو اک بار جگا دینا

گمراہ کیا ان کو اوہام پرستی نے
قدرت سے مرے مولا نور اُن کو دکھا دینا

راضی بہ رضا ہم ہیں پورا ہو ترا چاہا
جس بات سے ہو راضی وہ بات بتا دینا

دشمن ترے بندوں کے اب درپئے ایذا ہیں
اس نار کو یارب تو گلزار بنا دینا

کمزور ہیں ہم یارب لیکن ترے بندے ہیں
جو ہم کو جلاتے ہیں تو ان کو جلا دینا

تکذیب کے جادو کو دنیا سے مٹا دے تو
موسےٰ کا نشاں یارب پھر سب کو دکھا دینا

مغضوبِ جہاں کیوں ہیں خادم ہیں ترے دیں کے
اس نوحؑ کی کشتی کو جودی پہ لگا دینا

سب ملک بھی ہیں تیرے اور حکم بھی تیرا ہے
ہم بھی ہیں ترے چاکر ہم کو بھی جلا دینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۵۵ھ

خطبۂ جمعہ

اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف توجہ کرو اور خدا تعالیٰ کی خشیت اور اسکی محبت پیدا کرو

مومن ان مشکلات سے نہیں ڈرتا جو دُنیا کی طرف سے آتی ہیں۔ بلکہ اپنے نفس کی لغزشوں سے خوف کھاتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اِنسانی زندگی کے مختلف دَور

ہوتے ہیں۔ کچھ ان حالات کے لحاظ سے جو انسان پر گزرتے ہیں۔ اور کچھ اُس علم کے لحاظ سے جو اُسے حاصل ہوتا ہے۔ یعنی کبھی تو وہ ایسے حالات میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ جو اس کی ترقی کا موجب ہوتے ہیں۔ اور کبھی ایسے حالات میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ جو اس کے تنزل کا موجب ہوتے ہیں۔ پھر کبھی وُہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں ایسے حالات میں سے گزر رہا ہوں۔ جو میرے لئے

ترقی کا سامان

اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور کبھی وُہ سمجھ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں ایسے حالات میں سے گزر رہا ہوں۔ جو میرے لئے تنزل کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً اس کا خیال درست نہیں ہوتا۔ اس حالت میں جب وُہ

گھبراہٹ کا اظہار

کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے لئے خوشی اور مسرت کا مقام ہوتا ہے۔ اور جب وُہ خوشی کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے لئے گھبرانے اور رونے کا مقام ہوتا ہے۔

مومنوں اور کفار کا مقابلہ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ دونوں کی حالتیں درحقیقت عدم علم کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ اونچا کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن بظاہر انہیں اپنے سامنے مشکلات نظر آتی ہیں۔ اور وُہ اُن سے گھبرا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی گھبراہٹ باموقعہ نہیں ہوتی۔ اور دُشمنوں کو خدا تعالیٰ نیچا کر رہا ہوتا ہے۔ جبکہ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی ترقی۔ اور بلندی کے سامان ہو رہے ہیں۔ وُہ خوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی خوشی بھی باموقعہ اور بامحل نہیں ہوتی۔ ہر ایک کو اُن میں سے اللہ تعالیٰ غفلت میں رکھ رہا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ

فیصلہ کا وقت آجاتا ہے

اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ حیران رہ جاتے ہیں۔ وُہ جو اس خیال میں دوڑا چلا جا رہا تھا۔ کہ مجھے تخت پر بٹھایا جانے والا ہے۔ وُہ یک لخت دیکھتا ہے۔ کہ وہ

پھانسی کے تختہ پر

کھڑا ہے۔ اور جسے یہ خیال تھا۔ کہ اُسے پھانسی کے تختہ کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ وُہ یکدم دیکھتا ہے۔ کہ اُسے

تختِ شاہی پر

بٹھا دیا گیا ہے۔ وُہ انکشاف کا وقت عجیب وقت ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ وُہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کو ایسے حالات میں سے گزرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ورنہ یہ ایسے غیر معمولی حالات ہوتے ہیں۔ کہ بعد میں آنے والی نسلیں بھی ان کو نہیں سمجھ سکتیں۔

آج سے اُنیس سو سال پہلے جب یہودی حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکا رہے تھے۔ اس وقت ان کے دلوں میں جو خوشی تھی۔ آج اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ پھر اس وقت حضرت مسیحؑ کے حواریوں کی جو کیفیت تھی۔ اُس کا بھی آج کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو گھبراہٹ اس وقت حواریوں میں پیدا ہوئی۔ وُہ اس بات سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ وُہ غریب لوگ جو تلوار چلانا جانتے ہی نہ تھے۔ بغیر اس خیال کے کہ ان کے اس فعل کا نتیجہ کیا ہو گا۔ ان میں سے ایک نے جس کا نام پیٹرس تھا۔ تلوار نکال لی۔ اور شاہی فوجیوں سے

لڑنے کے لئے تیار ہو گیا

حضرت مسیح علیہ السلام نے اُسے منع کیا۔ اور کہا۔ اس سے کیا فائدہ۔ پھر دُوسرا اثر پیٹرس پر یہ پڑا۔ کہ اس نے بعد میں حضرت مسیحؑ پر لعنت بھیجی۔ اور کہا۔ میں اسے جانتا ہی نہیں۔ گویا پہلا اثر تو یہ ہوا۔ کہ وُہ بے محل لڑائی کے لئے تیار ہو گیا۔ اور دُوسرا اثر یہ ہوا۔ کہ اُس نے بلا وجہ

اپنے آقا اور اُستاد کا انکار

کر دیا۔ خود حضرت مسیحؑ کے قلب کی جو کیفیت تھی۔ وُہ اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ وُہی مسیح جن کے پاس ایک دفعہ ان کی والدہ اور بھائی جب ملنے کے لئے آئے۔ تو لوگوں نے اطلاع دی۔ آپ کی ماں اور بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور وُہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا۔ کون ہے میرا بھائی کون ہے میری ماں۔ لیکن دوسرے وقت کی ان کی

قلبی کیفیت

یہ تھی۔ کہ جب ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور انہوں نے ہجوم میں اپنی ماں کو کھڑے دیکھا۔ تو ایک حواری کو اشارہ کر کے انہوں نے اپنے پاس بلایا۔

جب وہ پاس پہونچ گیا۔ تو انہوں نے اس کو کہا تم جانتے ہو یہ عورت کون کھڑی ہے دیکھو یہ تمہاری ماں ہے۔ اور اسے عورت یہ تیرا بیٹا ہے جس کے صاف طور پر یہ معنی تھے۔ کہ وہ ظاہری حالات کے لحاظ سے یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ اب ان کا آخری وقت قریب ہے۔ اور یہ کہ اب ان کا فرض ہے وہ اپنی

ماں کی حفاظت

اور اس کی تسلی کا کوئی انتظام کریں۔ پس انہوں نے اپنے ایک حواری کو پاس بلا کر کہہ دیا۔ کہ تیرا فرض ہے۔ تو اسے اپنی ماں سمجھے۔ اور اے ماں تو اس کو میری جگہ بمنزلہ اپنے بیٹے کے سمجھنا۔ اس وقت یہودی کتنے خوش تھے۔ اور حواری کتنے رنجیدہ تھے۔ مگر ان کو کیا علم تھا ان حالات کا جو بعد میں پیش آنے والے تھے۔ آج انیس سو سال گذر گئے۔ مگر

کہیں بھی یہود کو آرام کی جگہ نہیں ملتی

ہر ملک ان کے لئے تنگ ہو رہا ہے۔ آخری ملک ان کے آرام کا انگلستان تھا مگر اب انگلستان میں بھی ان پر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ انہیں سو سال کا عرصہ کتنا لمبا ہوتا ہے۔ لوگ سو سو سال کے بعد اپنے باپ دادوں کو بھول جاتے ہیں لیکن حضرت مسیحؑ کو دکھ دینے والے آج انیس سو سال کے بعد بھی وہ دکھ اٹھا رہے ہیں جن کی نظیر اور کسی قوم میں نہیں مل سکتی۔ اور وہ مسیح جسے

کانٹوں کا تاج

پہنایا گیا۔ اس کی وہ عزت ہوئی۔ کہ خدا اپنے عرش سے اس کی تعریف کرتا۔ اور قرآن مجید میں نہایت اعزاز کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے اور عیسائی اس کی محبت میں اتنا غلو کرتے ہیں۔ کہ کہتے ہیں۔ وہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ جو عرش پر اس کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔ جو پھانسی پر لٹکانے والے تھے انہیں دنیا میں کوئی ٹھکانا نہیں ملتا۔ مگر جسے پھانسی پر لٹکایا گیا تھا۔ اسے عرش پر بٹھا دیا گیا۔

پس اس وقت کے جو

یہود اور حواریوں کے جذبات

تھے۔ آج ان کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو آج یہود اور حضرت مسیحؑ کے ماننے والوں کے جذبات ہیں۔ ان کا پہلے لوگ بھی اندازہ نہیں کر سکتے تھے کیا ان یہودیوں کے باپ دادے یہ اندازہ کر سکتے تھے۔ کہ ہمارے اس فعل کے نتیجہ میں کتنے ہزار سال تک ہماری اولادوں پر

اللہ تعالیٰ کی لعنت

برستی چلی جائے گی۔ اور کیا حضرت مسیحؑ کے حواری یہ خیال کر سکتے تھے۔ کہ ان کی اس قربانی کے نتیجہ میں باوجود اس کے کہ ان کی اولادیں دین کی مخالف ہو جائیں گی۔ باوجود اس کے کہ وہ دین میں ابتری پھیلانے والی بن جائینگی پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی چلی جائیں گی۔

پس ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی ایک

نبی کی جماعت

ہے۔ اور اس سے بھی اس وقت وہی معاملہ ہو رہا ہے۔ جو پہلوں سے ہوا۔ جس طرح پہلوں کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اندھیرے میں رکھا۔ یہاں تک کہ ایک دن اندھیرا دور ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ ہمیں بھی اندھیرے میں رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اس اندھیرے کو دور کر دینے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہو جائے۔

مصائب کا آنا ضروری ہے

ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ تکالیف کا آنا ضروری ہے۔ یہ سب چیزیں معمولی ہیں۔ اور ان کی کوئی پروا نہیں کی جا سکتی۔ جس چیز کی پروا ہونی چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ یہ مصائب اور ابتلا ایمانی نہ ہوں۔ کیونکہ جہاں جسمانی مشکلات انسان کے درجہ کو بلند کرتی ہیں۔ وہاں ایمانی مشکلات اس کے درجہ کو گرا دیتی ہیں۔ پس مومن کو ان مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ جو دنیا کی طرف سے آتی ہیں۔ بلکہ اسے ان مشکلات کا فکر کرنا چاہیئے۔ جو اس کے نفس کی طرف سے آتی ہیں۔ مگر بہت لوگ ہیں۔ جو ان مشکلات کی طرف نگاہ نہیں دوڑاتے۔ جو انسانی نفس سے پیدا ہوتی ہیں مگر وہ ان مشکلات پر نظر رکھتے ہیں۔ جو دوسروں کی طرف سے آتی ہیں حالانکہ وہ مشکلات جو دوسروں کی طرف سے آئیں۔ کھاد کی طرح ہوتی ہیں۔ اور وہ مشکلات جو انسانی نفس کی طرف سے آئیں۔ ایسی ہوتی ہیں۔ جیسے

جڑ پر تبر

رکھ دیا جائے۔ پس چاہیئے کہ ہر شخص جو روحانیت کی قدر کرتا ہے۔ وہ ان مشکلات اور ظلموں کی طرف توجہ کرے۔ جو نفس کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ظلم اصلی ظلم ہوتے ہیں اور وہ ظلم حقیقی خطرے کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ بالکل ممکن ہے ان کے نتیجہ میں ہمارا ایک بھائی

عرش سے فرش

پر پھینک دیا جائے۔ مگر جو دنیا کی طرف سے مصیبتیں آتی ہیں۔ وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انسان کو فرش سے عرش پر لے جاتی ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ ہم اپنی توجہ ان مشکلات کی طرف پھیرو۔ جو [illegible] پیدا کر رہے ہیں۔ میں

جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ تر اپنے قلوب کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے ایمانوں کو دیکھتی رہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان انسان کے خون کے ساتھ چلتا ہے جس طرح

خون میں پیدا شدہ زہر

کا انسان کو علم بھی نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اس کی ہلاکت کا سامان مکمل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شیطان انسان پر قبضہ کر رہا ہوتا ہے مگر اُسے پتہ بھی نہیں لگتا۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بہت سی بیماریاں ایسی ہیں۔ جو کئی کئی دن پہلے سے

انسانی جسم پر اثر

ڈالنا شروع کر دیتی ہیں۔ جیسے ہیضہ ہے چیچک ہے انفلوئنزا ہے۔ محرقہ ہے۔ طاعون ہے یہ مرضیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک دن کوئی تین دن کوئی سات دن اور کوئی پندرہ دن پہلے سے اثر ڈالنا شروع کر دیتی ہے۔ مگر اس اثر کا علم نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ خون کے ذریعہ وہ زہر تمام جسم میں سرائت کر جاتا ہے۔ اور اس وقت

بیماری کا علم

ہوتا ہے۔ جب بیماری جسم پر قبضہ جما لیتی ہے۔ اور انسان کے لئے اس سے بچ جانے کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہتا۔ شیطان بھی ان راہوں سے آتا ہے۔ جن راہوں کا انسان کو علم نہیں ہوتا۔ اور جب ہوتا ہے تو اس وقت ہوتا ہے بلکہ یوں کہو کہ اس کے ساتھیوں کو علم ہوتا ہے۔ جب شیطان اس پر پوری طرح قبضہ جما لیتا ہے۔ کیونکہ

دنیوی بیماریوں

اور روحانی بیماریوں میں یہ فرق ہے۔ کہ دنیوی بیمار خود بھی محسوس کرتا۔ اور کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ لیکن روحانی بیمار یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اچھا ہوں۔ اور مجھے بیمار کہنے والے غلطی خوردہ ہیں۔ گویا اُسے

ایک قسم کا جنون

ہوتا ہے۔ جس طرح پاگل سمجھتا ہے۔ کہ میں پاگل نہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ پاگل ہیں۔ اسی طرح وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں بیمار نہیں بلکہ مجھے بیمار کہنے والے خود بیمار ہیں۔ تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب شیطان انسان پر قبضہ کرے۔ تو اس کے دوستوں کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بیمار ہے۔ مگر خود اپنے متعلق یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں بالکل اچھا ہوں۔ پس ہماری جماعت کو اپنے

نفس کی اصلاح

کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر شخص جو تکبر کرتا ہے

اور اپنے آپ کو محفوظ اور مصئون سمجھتا ہے وُہ سمجھے۔ کہ وُہ موت کی طرف جا رہا ہے۔ مومن کبھی بھی خدا تعالےٰ کی خشیت۔ اور اس کے خوف سے خالی نہیں ہُوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ جب رات کو اُٹھتے تو اتنے

عجز اور انکسار سے دُعائیں

کرتے۔ کہ صحابہ کہتے ہیں۔ بعض دفعہ ہمیں رحم آجاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو سب کچھ معاف کر دیا ہے۔ آپ کی نجات تو اعمال سے ہوگی آپ نے فرمایا۔ عائشہ

میری نجات بھی خُدا تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔

پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی۔ تو اور کون ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کے ابتلاء۔ اور اس کی آزمائشوں سے بچ گیا ہوں۔

بعض صحابہ کہتے ہیں۔ ہم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دُعائیں کرتے دیکھتے۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوتا۔ کہ ایک ہنڈیا جوش سے اُبل رہی ہے۔ پس اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ اور

تقوےٰ و طہارت پیدا کرو

اور مت سمجھو۔ کہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ کیونکہ نیک سے نیک کام میں بھی بے ایمانی پیدا ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ نہ معلوم کیا بات ہے۔ کہ آج کل لوگ حج کر کے آتے ہیں۔ تو ان کے قلوب میں آگے سے زیادہ رعونت اور بدی پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ نقص اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ وُہ

حج کے مفہوم کو نہیں سمجھتے

اور بجائے روحانی لحاظ سے کوئی فائدہ اٹھانے کے محض حاجی بن جانے کی وجہ سے تکبر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ ایک لطیفہ بھی سُنایا کرتے۔ کہ ایک بڑھیا سردی کے دنوں میں رات کے وقت سٹیشن پر تنہا بیٹھی تھی۔ کہ کسی نے اس کی چادر اٹھالی۔ جب اُسے سردی لگی۔ اور اُس نے چادر اوڑھنی چاہی۔ تو اسے گم پایا۔ یہ دیکھ کر وُہ آواز دے کر کہنے لگی بھائی حاجیا۔ میری تے اکو چادر سی۔ میں پالے مر جاوانگی۔ تو ایہ تے مینوں واپس کردے۔ یعنی بھائی حاجی۔ میری تو

ایک ہی چادر

تھی۔ اس کی مجھے ضرورت ہے۔ وُہ مجھے واپس کردے۔ یہ سُن کر جس نے چادر اٹھائی تھی شرمندہ ہُوا۔ اور اس نے چادر اس کے پاس رکھدی۔ مگر ساتھ ہی اس نے پوچھا۔ تجھے یہ پتہ کس طرح لگا ہے۔ کہ چادر چرانے والا کوئی حاجی ہے۔ وُہ کہنے لگی۔ کہ اس زمانہ میں اس قدر سنگدلی حاجی ہی کرتے ہیں۔

پس یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم نیک کاموں میں لگے ہُوئے ہیں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم نیک ارادے رکھتے ہیں۔ کتنا ہی نیک کام انسان کر رہا ہو۔ اس میں سے بدی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور کتنا ہی نیک ارادہ انسان رکھتا ہو وُہ اس کے ایمان کو بگاڑ سکتا ہے۔ کیونکہ ایمان ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ

اللہ تعالےٰ کے رحم کے نتیجہ میں

آتا ہے۔ پس تم ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے رحم پر نگاہ رکھو۔ اور تمہاری نظر ہمیشہ اس کے ہاتھوں کی طرف اُٹھے۔ کیونکہ وُہ سوالی جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دروازہ سے اُٹھنے کے بعد میرے لئے اور کوئی دروازہ نہیں کُھل سکتا۔ وُہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کر لیتا ہے پس

تمہاری نگاہ ہر وقت اللہ تعالےٰ کی طرف

اٹھنی چاہیئے۔ جب تک تم اپنی نگاہ اس کی طرف رکھو گے۔ تم محفوظ رہو گے۔ کیونکہ جس کی خدا تعالےٰ کی طرف نگاہ اُٹھ رہی ہو اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مگر جونہی نظر کسی اور طرف پھری جائے۔ اور انسان ایسے دروازہ سے قدم اٹھالے۔ پھر خواہ کتنے ہی نیک ارادے رکھے۔ اور کتنے ہی اچھے کام کرے اس کا کہیں ٹھکانہ نہیں رہتا۔ بلکہ وُہ شیطان کی بغل میں ہی جا کر بیٹھتا ہے۔

سالانہ بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی فہرست

اس سال جو جماعتیں بجٹ پورا کر رہی ہیں۔ ان کے نام مجلس مشاورت میں بھی سنائے گئے لیکن اب تک جو آخری اشاعت ہوئی ہے وہ ۳۱ مارچ تک کے حسابات کو مدنظر رکھ کر ہوئی ہے اب ذیل میں ان جماعتوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنا سالانہ بجٹ پُورا کر دیا ہے۔ عہدہ داران و افراد جماعت یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ آخری وقت تک حساب کیا جاتا رہے گا۔ اگر کسی کے حساب میں کوئی غلطی نکلی۔ تو غلطی نکلنے کے بعد جو صحیح امر ہوگا اس کے مطابق آخری اعلان کیا جائے گا۔ اس لئے عہدہ داران جماعت ان اعلانات کے ساتھ جو بیت المال کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ اور ان اطلاعات کے ساتھ جو بیت المال کی طرف سے بذریعہ خطوط و انسپکٹران بیت المال بھیجی جاتی ہیں۔ اپنی اپنی جماعت کے حسابات کا بغور مقابلہ کرتے رہیں۔ اور جو فرق وہ بیت المال کے حسابات میں پائیں۔ اس سے مطلع فرماتے رہیں۔ تا کسی جماعت کی نسبت غلط اعلان نہ ہو جائے۔

ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج ہیں۔ جنہوں نے اپنا سالانہ بجٹ پورا کر دیا ہے۔

حلقہ گورداسپور کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ بٹالہ۔ وڈالہ باگر۔ قلعہ لال سنگھ بھاگووال۔ لودھی ننگل۔ علی وال جٹاں و لنگر وال۔ دھرم کوٹ رندھاوہ۔ ملین کرال

حلقہ سیالکوٹ - دانہ زید کا۔ بوبک مرالی۔

حلقہ امرتسر - سندر گڑھ۔

حلقہ لاہور - چھاؤنی لاہور۔ بھمہ

حلقہ گوجرانوالہ - سلطھوکی جیٹھہ

حلقہ لائلپور چک ۲۶۸

حلقہ شاہپور سرگودہ - چک ۴۹ - مچھوکہ۔

حلقہ گجرات - بھوئیاں۔ ڈنگہ۔ بھمبلہ۔

حلقہ جہلم راولپنڈی - رہتاس۔ کوٹ فتح خاں۔

حلقہ ڈیرہ غازیخاں - بستی رنداں۔

حلقہ صوبہ سرحد - پاڑہ چنار۔

حلقہ ملتان - چاہ احمدیانوالہ۔ رحیم یارخاں

حلقہ منٹگمری - چک ۶۶ ۔ ریاست ۔

حلقہ ہوشیارپور - ہوشیارپور۔

حلقہ پٹیالہ - برنالہ وسنام۔

حلقہ دہلی - دہلی۔ ہانسی۔

حلقہ جموں و کشمیر - گپس گلگت۔

حلقہ سندھ - سکھر۔ کراچی۔ احمد آباد سٹیٹ۔ نواب شاہ۔

حلقہ یوپی - بجے پور۔ جودھپور فیض آباد۔

حلقہ بہار و اڑیسہ - بھاگلپور۔

حلقہ بمبئی - بمبئی۔

حلقہ مدراس سیلون - کولمبو۔

حلقہ بیرون ہند - زنجبار۔ نیروبی آسٹریلیا۔

(ناظر بیت المال قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کا بے بنیاد الزام

ماہمہ پیغمبراں راچاکریم ❊ ہمچو خاکے اوفتادہ بردرے (المسیح الموعود)

احرار کی پریشانی

آنریبل چودہری سر ظفر اللہ خان صاحب کا اعلیحضرت حضور نظام کی طرف سے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ادارہ انتظام کا رکن مقرر ہونا احرار کے سینہ میں ناسور بن کر انہیں انگاروں پر لوٹا رہا۔ اور انہیں ماہی بے آب کی مانند مضطرب اور پریشان حال کر رہا ہے۔ مگر اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا چونکہ انہیں اب کوئی طریق نظر نہیں آتا۔ اس لئے وہ عقل و خرد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایسے اوچھے اور کمینہ ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ جنہیں کوئی بھی شریف انسان پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ "مجاہد" اور "احسان" کی ہمنوائی کرتے ہوئے اخبار زمیندار ۱۵ اپریل میں یونیورسٹی کے ایک حواس باختہ طالب علم کا اعلیحضرت حضور نظام کی خدمت میں ایک عریضہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں اعلیحضرت حضور نظام کی اس نامزدگی کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف نہایت جھوٹے اور مفتریانہ عقائد منسوب کئے گئے۔ اور اس احراری دیانت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کا آجکل ہر جگہ جماعت احمدیہ کے خلاف مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ ہر چند وہ امور ایسے ہیں۔ جن کا نہ ایک مرتبہ بلکہ بیسیوں دفعہ تفصیل کے ساتھ جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر اس لئے کہ گذشتہ باتیں لوگوں کے ذہن سے فراموش ہو جاتی ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان امور کا جواب مختصر طور پر دہرا دیا جائے۔

رکیک الزامات

مذکورۃ الصدر "عریضہ" میں لعد الحاج جو امر اعلیحضرت حضور نظام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

"عالیجاہ! اس جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرور دو جہاں حضرت نبی اکرم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تخفیف شان ایسے الفاظ اور اسلوب بیان میں کی ہے۔ کہ مسلمان تو کجا ایک غیر مسلم کی قلم سے بھی ان خیالات کا ضبط تحریر میں آنا قرین قیاس نہیں"۔

اللہ اللہ کس قدر بہتان۔ کتنا بڑا جھوٹ اور کیسا ناپاک افترا ہے اس مقدس انسان پر جس کی عمر کا ہر لحظہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب بیان کرنے اور انبیاء علیہم السلام کی عزت صفحہ ہستی پر قائم کرنے میں گزرا۔ اور جو نہ صرف خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین کا عاشق تھا۔ بلکہ اس نے اپنے انفاس قدسیہ سے لاکھوں انسانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق زار بنا دیا۔ ایک موٹی ہٹ اور متعصب انسان کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں لیکن وہ جسے خدا تعالےٰ نے قلب سلیم عطا فرمایا ہو۔ جس کے دماغ میں باتوں کو سمجھنے کی اہلیت رکھی ہو۔ اس کے سامنے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بعض حوالجات پیش کرتے ہیں۔ اور استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ غور کرے۔ کیا یہ عقائد رکھنے والے انسان کی طرف سے وہ بہتان منسوب کرنا جو "زمیندار" نے منسوب کیا۔ انتہا درجہ کا جھوٹ نہیں؟

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شان بلند کا اعتراف

کہا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نعوذ باللہ ہتک کی۔ مگر خدارا غور کریں۔ کیا ایک نبی کی ہتک کرنے والا وہی الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے استعمال کئے۔ آپ نے جن الفاظ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ قارئین کرام کے ازدیاد معلومات کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"موسےٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں۔ جس کا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں"۔ (کشتی نوح صلا)

"میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی انسان حسین یا حضرت عیسےٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید من عادیٰ لی ولیا دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے"۔ (اعجاز احمدی صٓ۳)

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور انکی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے"

(ایام الصلح سرورق صفحہ ۲)

"ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں"۔

(کتاب البریہ صفحہ ۹۳)

"حضرت مسیح اپنے اقوال کے ذریعہ اور اپنے افعال کے ذریعہ سے اپنے تئیں عاجز ٹھہراتے رہے۔ اور خدائی کی کوئی بھی صفت ان میں نہیں۔ ایک عاجز انسان ہیں۔ ہاں نبی اللہ بے شک ہیں۔ خدا تعالےٰ کے سچے رسول ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں"۔

(جنگ مقدس صفحہ ۵۰)

"اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلشانہ نے اپنے الہام سے فرما دیا ہے کہ حضرت مسیح بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا۔ جس طرح اور انسان ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ ہے"۔

(حجۃ الاسلام صفحہ ۹)

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ وہ (مسیح) سچے نبی ضرور تھے۔ رسول تھے۔ خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔ مگر خدا نہیں تھے"۔

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۳)

چونکہ قرآن کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کر دی ہے۔ اس لئے ہم بہرحال حضرت مسیح کو سچا نبی کہتے اور مانتے ہیں۔ اور ان کی نبوت سے انکار کرنا کفر صریح قرار دیتے ہیں"۔ (ضیاء الحق صفحہ ۴۱)

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے شک خدا کا ایک پیارا نبی تھا۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ نیک تھا برگزیدہ تھا۔ خدا سے ملا ہوا تھا۔ لیکن خدا نہیں تھا"۔

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۷۴)

"آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں" (اعجاز احمدی صفحہ ۲۵)

"یہ احسان قرآن کا ان (یعنی حضرت عیسیٰ) پر ہے۔ کہ ان کو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا اسی وجہ سے ہم ان پر ایمان لائے۔ کہ وہ سچے نبی ہیں۔ اور برگزیدہ ہیں۔ اور ان تہمتوں سے معصوم ہیں۔ جو ان پر اور ان کی ماں پر لگائی گئی ہیں" (اعجاز احمدی صفحہ ۱۳)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں۔ وہ صرف ایک نبی ہے۔ ایک ذرہ اس سے زیادہ نہیں۔ اور بخدا میں وہ سچی محبت اس سے رکھتا ہوں۔ جو تمہیں ہرگز نہیں۔ اور جس نور کے ساتھ میں اسے شناخت کرتا ہوں۔ تم ہرگز اسے شناخت نہیں کر سکتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ خدا کا ایک پیارا۔ اور برگزیدہ نبی تھا۔ اور ان میں سے تھا۔ جن پر خدا کا ایک خاص فضل ہوتا ہے۔ اور جو خدا کے ہاتھ سے پاک کئے جاتے ہیں" (دعوۃ حق صفحہ ۵ مشمولہ حقیقۃ الوحی)

"یاد رہے۔ کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کو خدا تعالےٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔ اور ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں۔ جو آج کل شائع ہوئے ہیں" (چشمہ مسیحی صفحہ [illegible])

"اس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے۔ خدا نہیں ہے ہاں خدا سے واصل ہے۔ اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۸)

"تمام نوشتوں سے پایا جاتا ہے کہ یسوع دل کا غریب اور حلیم۔ اور خدا سے پیار کرنے والا۔ اور ہر دم خدا کے ساتھ تھا" (تحفہ قیصریہ صفحہ [illegible])

"ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں۔ جس نے نہ خدائی کا دعوےٰ کیا۔ نہ بیٹا ہونے کا۔ اور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی اور ان پر ایمان لایا" (رسالہ فتح مسیح صفحہ ۱۲)

ان حوالہ جات کو پڑھیں۔ اور پھر دیکھیں کہ "زمیندار" نے اپنے بیان میں کہاں تک صداقت سے کام لیا:-

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بے مثال عشق

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات سے جو محبت و عشق بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تھا۔ وہ بھی بے مثال تھا۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے کوئی شخص جسے مبدأ فیاض سے بصارت کے ساتھ بصیرت بھی عطا ہوئی ہو۔ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے اہل انصاف غور فرمائیں۔ کیا مندرجہ ذیل اشعار کہنے والا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر سکتا ہے:-

آپ فرماتے ہیں:-

"خدا خود سوزد آں کرم دنی را
کہ باشد از عدوانِ محمدؐ

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

بہ سہل است از دنیا بریدن
بیادِ حسن و احسانِ محمدؐ

بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ"

اسی طرح فرماتے ہیں:-

نفسي الفداء لبدر هاشمي عربي
وداده قربت تاهيك عن قرب
نجا الورى من كل زور ومعصية
ومن فسوق ومن شرك ومن تبب
فنورت ملة كانت كمعدوم
ضعفا ودجت ذرا دجى لمحان بالشهب
وزحزحت دختنا عشى على ملل
وساقطت لولوء رطبا على احطب
وما بقى اثر من ظلم وبدعات
بنور مهجة خير العجم والعرب

یعنی میری جان اس ماہتاب عربی پر فدا ہو۔ جو بنی ہاشم میں سے تھا جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے۔ ایسا قرب کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی قرب نہیں۔ اس نے سارے جہاں کو جھوٹ اور گناہ۔ فسق و فجور اور شرک و ہلاکت سے نجات دی۔ ایک ایسی کمزور قوم جو نہ ہونے کے برابر تھی۔ نورانی بن گئی۔ اور ذریت شیطان پر سنگباری کرکے ان تاریکیوں کو مٹا دیا۔ جو مذاہب عالم پر طاری تھیں۔ اور جس نے سوکھی لکڑیوں پر موتی برسا کر انہیں ہرا کر دیا۔

پھر فرماتے ہیں:-

"ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں اور تمام ان انسانوں سے جو گزر چکے یا آئندہ قیامت تک ہونگے۔ افضل ہیں۔۔۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں اسلام کا فدائی اور حضرت سید الانام احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار غلام ہوں" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۷-۳۸۸ ترجمہ از عربی عبارت)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

"اس جگہ یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہیئے۔ کہ کیونکر ایک ادنےٰ امتی اس رسول مقبول کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہو سکے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جرأت نہیں۔ چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرت کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ مگر اے طالب حق ارشدک اللہ۔ تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں۔ اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم و لاجواب کرتی رہیں۔ اسی طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے۔ کہ بعض افراد محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت کی متابعت اختیار کرتے ہیں۔ اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں۔ خدا ان کو فانی اور ایک مصفا شیشے کی طرح پا کر اپنے رسول مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ من جانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار و برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا۔ اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے۔ اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے" (براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۴۲-۲۴۳)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"خداوند کریم نے اس رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے۔ اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے۔ اور بارہا بتلا دیا ہے۔ کہ یہ سب عطیات و عنایات۔ اور یہ سب تفضلات و احسانات۔ اور یہ سب تلطفات و توجہات اور یہ سب انعامات و تائیدات۔ اور یہ سب مکالمات و مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء ہیں ؎

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲)

انتہائی فریب کارانہ جسارت

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ آپ اس امر کا اعتراف فرماتے رہے۔ کہ آپ پر تمام انعامات کا نزول بہ برکت متابعت سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہوا۔ اور آنحضورؐ آپ کے مخدوم و مطاع ہیں اور آپ حضورؐ کے کامل خادم اور مطیع۔ لیکن باوجود ان باطل شکن تصریحات کے احرار کا یہ الزام لگانا کہ نعوذ باللہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں تھی۔ ایک انتہائی فریب کارانہ جسارت ہے:-

یسوع مسیح کی دادیوں نانیوں کے متعلق اعتراض

اس اصولی جواب کے بعد اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو لیتے ہیں۔ جن پر "زمیندار" نے تازہ بھی اعتراض کیا۔

اور جس سے اس نے تحقیر انبیاء کا بے بنیاد استدلال کیا۔ اس ضمن میں پہلی بات انجام آتھم سے یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی بعض دادیوں نانیوں کے متعلق لکھا۔ کہ وہ کسبی تھیں۔ انجام آتھم کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ درست ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس ضمن میں مخالفین احمدیت کی طرف سے ایک کھلی دھوکا دہی کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کہا جاتا ہے آپ نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی دادیوں نانیوں کے متعلق یہ الفاظ کہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ عیسائیوں کے مسلّمہ "یسوع" کے متعلق عیسائی کتب کے حوالجات کی بناء پر عیسائیوں کو ملزم اور لاجواب کرنے کے لئے یہ الفاظ کہے ہیں۔ نہ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق چنانچہ اس کی وضاحت آپ کی مشہور تصنیف "ست بچن" سے ہوتی ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔ "عجیب تر یہ کہ کفارہ یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچا سکا۔ حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر فطرت پر داغ لگتا تھا۔ اور یہ دادیاں نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں۔ چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی۔ یعنی راحاب۔ کسبی یعنی کنجری تھی۔ (دیکھو یشوع ۲) اور دوسری نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی اس کا نام تمر ہے۔ یہ خانگی بدکار عورتوں کی طرح حرامکار تھی۔ (دیکھو پیدائش ۳۸) اور ایک نانی یسوع صاحب کی جو ایک رشتہ سے دادی بھی تھی۔ بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاکدامن تھی۔ جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔ (دیکھو ۲ سموئیل ۱۱)

الزامی جواب دینے کی وجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حوالہ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ "یسوع" کی دادیوں نانیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ بھی عیسائی کتب کے حوالجات کی بناء پر۔ مگر افسوس معترض کھینچ تان کر اسے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قطعاً ذکر نہیں۔ کہا جائے گا۔ کہ گو حضرت عیسٰے علیہ السلام کا اس میں ذکر نہ ہو۔ مگر یسوع مسیح کا اس رنگ میں ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی سو اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام شافی جواب دے چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا۔ کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سی گالیاں دی ہیں پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے۔ ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔ اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا۔ جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا۔ اور آنیوالے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ نادان پادریوں کو چاہیئے کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں۔ ورنہ نہ معلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹)

پادری فتح مسیح کو ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"اب ہم یہ خط بطور نوٹس کے آپ کو بھیجتے ہیں۔ کہ اگر پھر ایسے ناپاک لفظ آپ نے استعمال کئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں ناپاک تہمت لگائی۔ تو ہم بھی آپ کے فرضی اور جعلی خدا کی وہ خبر لیں گے۔ جس سے اس کی تمام خدائی ذلت کی نجاست میں گرے گی اے نالائق کیا تو اپنے خط میں سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ اور فاسق و فاجر قرار دیتا ہے۔ اور ہمارا دل دکھاتا ہے۔ ہم کسی عدالت کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ اور نہ کریں گے۔ مگر آئندہ کے لئے سمجھاتے ہیں۔ کہ ایسی ناپاک باتوں سے باز آجاؤ۔ اور خدا سے ڈرو۔ جس کی طرف پھرنا ہے۔ اور حضرت مسیح کو بھی گالیاں مت دو۔ یقیناً جو کچھ تم جناب مقدس نبوی کی نسبت برا کہو گے۔ وہی تمہارے فرضی مسیح کو کہا جائیگا"۔

(نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ایک عاجز بندہ عیسٰے بن مریم جو نبی تھا۔ جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔ اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔ . . . . آئندہ جو پادری صاحب گالی دینے کے طریق کو چھوڑ کر ادب سے کلام کریں گے۔ ہم بھی ان کے ساتھ ادب سے پیش آئیں گے۔ اب تو وہ اپنے یسوع پر آپ حملہ کر رہے ہیں۔ کہ کسی سب و شتم سے باز نہیں آتے۔ ہم سنتے سنتے تھک گئے۔ اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو کیا اس مظلوم کا حق نہیں ہے۔ کہ اس کے باپ کو بھی گالی دے۔ اور ہم نے جو کچھ کیا۔ واقعی کیا۔ وانما الاعمال بالنیات"

(تبلیغ رسالت جلد چہارم صفحہ ۶۵-۶۶)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یسوع مسیح کی نسبت جو کچھ لکھا اناجیل وغیرہ کے بیانات کی بناء پر عیسائی مسلّمات کے مطابق لکھا۔ اور اس وقت لکھا۔ جبکہ عیسائیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت نہایت ناپاک الفاظ استعمال کرنے شروع کئے۔ اور آپ پر بے باکانہ اتہامات اور الزامات تراشے۔

پس آپ کا یہ فعل محل اعتراض نہیں بلکہ اسلام کی ایک خدمت ہے۔

تحفہ گولڑویہ کے ایک اقتباس سے غلط فہمی

دوسری عبارت جس سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ وہ تحفہ گولڑویہ کی ایک تحریر ہے۔ جس کا سیاق و سباق کاٹ کر لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے محض اتنے الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ کہ

"خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مکان کس کو دیا۔ اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا"

ان سطور کے سیاق و سباق کے متعلق اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ لکھنے والے کی خیانت اور بددیانتی کی نذر ہو گیا۔ کیونکہ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ دیدہ دانستہ محض دھوکہ دینے کے لئے انہیں اس شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ تو بھی ان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اپنی طرف سے نہیں لکھے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے وفات پاکر زمین میں مدفون ہونے پر اس قدر زور دیا ہے۔ جس کی مثال گزشتہ تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث سے اناجیل کے حوالوں سے تاریخی شواہد سے۔ اور علمی و عقلی دلائل سے حضرت مسیح علیہ السلام کا وفات پانا۔ اور زمین میں دفن ہونا ایسی وضاحت کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے۔ کہ اب حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننے والوں میں جرأت ہی نہیں۔ کہ سامنے کھڑے ہو سکیں۔ علاوہ ازیں آپ کے دعوےٰ مسیح موعود کے بنیادی امور میں سے ایک وفات مسیح علیہ السلام بھی ہے جب تک

آپ خود وفات مسیح علیہ السلام کے قائل نہ ہوتے اس وقت تک مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہی نہ کر سکتے تھے۔ ایسی صورت میں کوئی نادان سے نادان۔ مخالف اور معاند بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ آپ نے اپنا یہ عقیدہ لکھا۔ کہ "خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے۔ بلا لیا۔" جب آپ اس بات کے قائل ہی نہیں۔ کہ حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ جب آپ کے دعوے کے بنیادی اصول میں حضرت مسیح علیہ السلام کا وفات پانا داخل ہے۔ اور جب آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر زمین پر سمجھتے ہیں۔ تو پھر آپ یہ کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے۔ بلا لیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے یہ بات اپنے عقیدہ کے طور پر نہیں لکھی۔ بلکہ ان لوگوں کے متعلق لکھی ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اب تک بہشت میں اسی حیثیت میں انہیں رکھا ہوا ہے جس میں آج سے انیس سو سال قبل دنیا میں بھیجا تھا۔ اور جب یہ بالکل واضح اور صریح طور پر ظاہر ہے کہ اس فقرہ میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھانے والوں کا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر میں جو کچھ لکھا ہے وہ بھی انہی لوگوں کی مسلمہ باتیں ہیں۔

لیکن قبل اس کے کہ ہم اس بات کا ثبوت پیش کریں۔ ضروری سمجھتے ہیں کہ معترض کی پیش کردہ عبارت سیاق و سباق سمیت درج کر دیں۔ تاکہ اصل حقیقت کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

تحفہ گولڑویہ کی اصل عبارت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۱۲۔ پر جو حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔

ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے۔ اور اتنی مدت تک زندہ رہنے۔ اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے۔ اس کے ہر پہلو سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو برس تک بھی عمر نہ پہونچی۔ مگر حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ۔ محبت کس سے زیادہ ہوئی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مکان کس کو دیا۔ اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا؟

ان سطور میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی رنگ میں توہین کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ بلکہ یہ سطور ان لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے نہایت خطرناک اور تباہ کن گناہ سے بچانے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ جو حضرت مسیح کے متعلق تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب دشمنوں نے ان کو گرفتار کرنا چاہا۔ تو خدا تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ لیکن ان کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کو دشمنوں نے جب پکڑنا چاہا۔ تو خدا تعالیٰ نے آپ کو چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی۔ جو نہایت متعفن۔ اور تنگ۔ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔

پھر حرار کے مسلمہ اکابر بھی اس امر کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ غار ثور جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ گزین ہونا پڑا متعفن، تنگ تاریک اور حشرات الارض کی جگہ تھی۔ مثال کے طور پر معارج النبوۃ کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے رکن ۴ صفحہ ۶، ۷ میں فارسی زبان میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک چلتے چلتے زخمی ہو گئے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر پر بٹھا کر غار کے پاس لے آئے اور غار کے پاس لا کر بٹھایا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس جگہ تشریف رکھیں۔ تک پہلے میں اس غار میں داخل ہو کر دیکھ لوں۔ کیونکہ رات اندھیری ہے۔ اور یہ غار میں حشرات الارض سے خالی نہیں ہوتیں۔ اندر جا کر میں حضور کی جگہ کو اپنے آنسوؤں کے پانی سے دھوؤں اور پلکوں سے جھاڑوں۔ یہ کہہ کر حضرت صدیق جب غار میں گئے۔ تو دیکھا کہ اندر سے غار بہت خراب ہے زمانہ گذر گیا ہے۔ کہ کوئی اس جگہ نہیں پہنچا ہو مدت سے اس طرف کوئی مسافر نہیں آیا۔ اور غار مجرموں کے اعمال نامے کی طرح سیاہ اور تاریک ہے۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کے گھر کی طرح بے سامان نہایت تنگ ناہموار اور جگہ جگہ سے عاشق کے دل کی طرح شکستہ اور سوراخ در سوراخ۔ وہ سانپوں اور بچھوؤں سے پُر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی چادر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے ہاتھ سے اندھیرے میں ایک ایک سوراخ کو تلاش کر کے بند کیا۔ وہ چادر بہت قیمتی تھی۔ جس کے ٹکڑوں سے ان سوراخوں کو حضرت صدیق نے بند کیا۔ جب وہ تمام سوراخوں کو اس طرح بند کر چکے۔ تو ایک سوراخ رہ گیا۔ جس کے لئے کپڑے کا کوئی ٹکڑا باقی نہ رہ گیا تھا۔ وہاں انہوں نے اپنی ایڑی رکھ دی اور جو کچھ ہو سکتا تھا۔ وہ کیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ حضور اندر تشریف لے آئیں۔

اس حوالہ میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا پس جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غار ثور کا جو نقشہ تحفہ گولڑویہ میں پیش کیا۔ وہ غیر احمدیوں کا تسلیم کردہ اور احراریوں کا مسلمہ ہے۔ تو اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا ثبوت نکالنا کہاں کی دیانت اور صداقت ہے۔

تحریک جدید کے ریزرو فنڈ کو مضبوط کرنیوالے مخلصین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک عرصہ دراز سے سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ اس سے پیشتر تحریک جدید کے مستقل ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان حضور فرما چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مجلس شاورت میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا۔ کہ تحریک جدید کا ریزرو فنڈ بہت جلد مضبوط ہونا چاہئیے۔ اور اس کی تجویز حضور نے یہ فرمائی۔ کہ جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید کے وعدے فرمائے ہیں۔ جسے انہوں نے ایک سال کے اندر پورا کرنا ہے۔ انہیں چاہئیے۔ کہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر دیں۔ اور یہ انتظار نہ کریں۔ کہ سال کے آخر تک دے دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ تحریک سنکر مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدے کی رقوم پوری کر دی ہیں۔ بعض مخلصین نے تو حضور کے ارشاد کی تعمیل کرنے کے لئے قرض لے کر وعدہ پورا کیا ہے۔ بہر حال جن مخلصین نے حضور کی تحریک پر لبیک کہا ہے۔ ان کے اسماء گرامی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کریں۔

(۱) حضرت سید صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔/۲۰۵
(۲) حضرت مریم صدیقہ صاحبہ ۔/۹۰
(۳) مرزا محمد شفیع صاحب کارکن قادیان ۔/۴۰
(۴) سید محمد محسن صاحب کلرک ۔/۱۵
(۵) ماسٹر نور محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر رخصتی ۔/۴۰
(۶) چوہدری نذیر محمد صاحب میانوالی ۔/۲۶۵
(۷) ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپٹن ۔/۲۶
(۸) منشی عصمت اللہ صاحب پٹواری ۔/۲۰
(۹) چوہدری حاکم صاحب چک ۶ ۔/۴
(۱۰) میاں رسول بخش صاحب ۔/۱۰
(۱۱) چوہدری شاہ محمد صاحب پٹیالہ ۔/۳۵

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید اضحیٰ کی تقریب کے سلسلہ میں

سفراء وزراء اور برطانوی معززین کا شاندار اجتماع

ایک مؤقر برطانوی جریدہ کے دلچسپ تاثرات

برطانیہ کے مؤقر جریدہ "نیوز ریویو" نے ۱۹ مارچ ۳۶ء کی اشاعت میں مسجد احمدیہ لنڈن میں عید ڈنر کی پُرشوکت تقریب کے متعلق "عید الاضحیٰ" کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ میں نہایت بامحاورہ الفاظ اور بے تکلفانہ انداز میں اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ اس کا اردو ترجمہ اس ندرت اور سلاست زبان کا حامل نہیں۔ جو اسے انگریزی زبان میں حاصل ہے تاہم ترجمہ میں وہی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے:-

۸ مارچ۔ اتوار کا دن ہے۔ دوپہر کے بعد ساڑھے تین بج چکے ہیں۔ آئیون میکی بارلش اور چند یاسر اٹھے۔ اونچی ریشمین ہیٹ کو سر پر رکھا۔ سفید ٹائی کو سینہ پر آراستہ کیا۔ اور کنسنگٹن کے چونا گچ گھر سے باہر آئے۔ اور ایک چمکیلی ڈیملر کار میں قدم جما کر بیٹھ گئے کار فراٹے بھرتی ہوئی جنوب مغرب کی طرف روانہ ہوگئی۔ عین اسی وقت بے فتحا کیا ترکی سفیر بھی جنوب مغرب کی جانب کار دوڑائے جا رہے تھے۔ اسی طرح آسٹریا۔ بلغاریہ۔ یونان۔ ناروے سعودی عرب حبشہ۔ لٹھویا اور سیام کے وزراء بھی خاموشی کے ساتھ سج نہایت پرشوکت انداز میں لنڈن۔ ایس۔ ڈبلیو ۱۸ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

مدبرین و سیاسیین کا یہ پروین صفت گروہ پہونچا۔ اور ایک مجمع کثیر میں جو ایک مشرقی بازار کے ایسے پُررونق دن کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جبکہ موسم سرد تفریح کے اپنے پورے جوبن پر ہو۔ شامل ہوگیا۔ گویا مغرب اور مشرق مسلمانوں کی اس عالمگیر تقریب یعنی عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ایک دوسرے سے مسرت و انبساط کے جذبات کا تبادلہ کرنے کے لئے مسجد لنڈن ۶۳ میلروس روڈ ایس

ڈبلیو ۱۸ کے باغیچہ میں جمع ہو رہے تھے۔ شامیانہ کے نیچے جمع ہونے والا یہ مجمع آنے والے مقررین کے انتظار میں جو کار میں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔ اور از بسکہ ان کی کار ایک غیر آشنا خطہ کی طرف بہ دقت تمام صحیح راستوں پر سے جانے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن پھر بھی متواتر غلط راستوں پر پڑ جاتی تھی نہایت صبر اور سکون کے ساتھ ان سبز رنگ میں لکھے ہوئے قطعات پر جو اندرون شامیانہ کی زیب و زینت بنے ہوئے تھے۔ نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ اور وہ دلآویز قطعات یہ تھے۔ "بہشت تمہاری والدہ کے قدموں میں ہے"۔ "انسان کو غلام بنانا گناہ ہے"۔ "ہم موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور احمدؑ پر ایمان رکھتے ہیں"۔ چار بجکر پچیس منٹ پر دو سو نفوس کا یہ مجمع دفعتہً مڑا۔ اور اس نے تالیاں بجا کر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ کیونکہ معزز مقررین جارج ایمبروس لارڈ لائڈ آف ڈولوبرن سیاحت کنندہ مشرق۔ سابق ہائی کمشنر مصر نہایت خوبصورت انداز میں ملبوس چپٹا سر۔ مدور سخت ہیٹ پہنے اور ان کے ساتھ لیوپولڈ سینٹینٹ ایمری ممبر پارلیمنٹ۔ سپارک بروک برمنگھم سیاح مشرق قریب سابق سکرٹری نوآبادیات و مستعمرات۔ ملائم سیاہ ہیٹ پہنے۔ دستانے لگائے تشریف لے آئے تھے۔

امام صاحب مسجد لنڈن نے ان کی تشریف آوری پر انہیں پلیٹ فارم کی سنہری کرسیوں پر بٹھلا دیا۔ اور خود بھی ایک سنہری کرسی پر بیٹھ گئے۔ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ ایک نومسلم برطانی لڑکی اور ایک نومسلم برطانی نوجوان نے تلاوت (قرآن کریم) کی۔ صاحب صدر مسٹر ایمری اُٹھے۔ اور مختصر الفاظ میں لارڈ لائڈ کا تعارف کرایا۔ اور اسی اثنا میں اپنے متعلق ذکر کرتے ہوئے اپنے آپ کو "ایک محب اسلام" کی حیثیت میں پیش کیا۔ اس کے بعد لارڈ لائڈ اٹھے۔ اور تیس منٹ تک "اسلام اور سلطنت برطانیہ" پر تقریر کی۔ آغازِ تقریر اور اختتامِ تقریر نتائج پر ہی مبنی تھے۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے کہا "سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ اسلام اس وقت اور گزشتہ پچاس ساٹھ سال سے بالخصوص برطانی ایمپائر اور اس کے ماتحت یا اس سے گہرا تعلق رکھنے والے ممالک میں ایک نئی زندگی اور جدید احیاء کی کیفیت میں سے گذر رہا ہے۔ اور دوسری بات جو اس سے اخذ ہوتی ہے یہ ہے۔ کہ غلطیوں خطاؤں اور غلط فہمیوں کے باوجود اسلام کے لئے برطانی ایمپائر اب بھی سب سے زیادہ خوش کن۔ خوش نصیب اور مفید جائے سکونت ہے"۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا "مجھے یقین ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسلام اور برطانوی لوگوں کو ایک عجیب اور حیران کن رشتہ اتحاد میں منسلک کیا ہے۔ اور جانبین کے لئے اس کے فوائد پہلے بھی نہایت عظیم الشان رنگ میں رونما ہوئے ہیں"۔

تقریر ختم کر کے لارڈ لائڈ واپس اپنی سنہری کرسی پر بیٹھ گئے۔ مولوی اے۔ آر درد امام مسجد۔ بارلیش۔ آنکھوں پر عینک لگائے سر پر پگڑی پہنے اپنی کرسی پر سے جواب دینے کے لئے اٹھے۔ اور کہا "مسٹر ایمری یور لارڈ شپ۔ سسٹرز۔ اینڈ برادرز میں کوئی تقریر نہیں کرونگا"۔ لیکن ہم کہینگے مولوی درد صاحب نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ جب برطانوی نومسلمہ تلاوت (قرآن کریم) کر رہی تھیں۔ تو برطانوی مسٹر ایمری نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا تھا "کاش میں بھی ایسا کر سکتا"۔ فرحاں و خنداں حاضرین و حاضرات چائے نوشی کیلئے چلے گئے

آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں سر وزیر حسن کی صدارتی تقریر

ہندوستان کے تمام سیاسی اداروں کیلئے مشترکہ لائحہ عمل

آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۴ ویں سالانہ اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے سر سید وزیر حسن نے تجویز پیش کی۔ کہ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر اور آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کے دستخطوں سے ملک کی جملہ سیاسی انجمنوں کے نام ایک اپیل شائع کی جائے۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے حصول کے لئے آئینی جدوجہد کا ایک پروگرام مرتب کیا جائے:۔ اس تقریر کا ضروری خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

بمبئی ۱۱ اپریل آل انڈیا مسلم لیگ کے چوبیسویں اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے سر وزیر حسن نے مسلمانوں میں سیاسی بیداری کی ارتقائی منازل کا مبسوط تذکرہ کیا یہ ارتقائی تاریخ بیان کرنے کے بعد آپ نے نہرو رپورٹ اور اس کے نتائج کا ذکر کیا۔ پھر مسلم کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں تمام مسلمانوں سے اور خاص کر مسلم کانفرنس کے ارکان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے الحاق کی تجویز پر غور کریں۔ میں اس امید اور یقین کے ساتھ یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ ان دونوں انجمنوں کا الحاق جلد از جلد عملی صورت اختیار کرلیگا۔

کانگریس اور فرقہ وارانہ فیصلہ

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق کانگریس کے غیر جانب دارانہ طرز عمل پر آپ نے اظہار افسوس کیا۔ اور کہا۔ ۱۹۲۸ء میں کانگریس نے ایک زریں موقعہ ہاتھ سے کھو دیا۔ جب مسٹر جناح نے بعض شرائط کے ساتھ مخلوط نیابت قبول کرنے کی پیش کش کی تھی۔ یہی صورت ۱۹۳۴ء میں پیش آئی۔ اور اب کانگریس ایک دفعہ پھر فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اپنے غیر جانبدارانہ طرز عمل کے دوررس نتائج کا احساس کرنے میں ناکام رہی۔

برادران وطن سے اپیل

پنڈت مدن موہن مالویہ کی وطنی خدمات کے ذکر کے ضمن میں فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق ان کے رویہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ میں آپ کی طرف سے اور اپنی طرف سے ان سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس متنازعہ فیہ مسئلہ پر اختلاف رائے کو دور کرنے کے مقصد سے غور کریں۔ اور ایوارڈ کو آئین جدید میں سے نکالنے کے لئے پارلیمنٹ کے خلاف ایجی ٹیشن نہ کریں۔

بعض ہندوؤں کا ناپسندیدہ طرز عمل

مسلم کانفرنس کے اجلاسوں کے ضمن میں میں ایک قرارداد کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ جو کانفرنس نے مرکزی اور صوبجاتی مجالس واضع قوانین میں مسلمانوں کی نیابت کے متعلق منظور کی تھی۔ یہاں میں اپنے ہندو بھائیوں کے اس حقارت آمیز طرز عمل کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موضوع کو ناقابل غور قرار دے کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اگر مسلمان سرکاری ملازمتوں میں اپنے حقوق کے متعلق تصفیہ کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ عہدوں کی عزت اور وقار میں اپنے لئے ایک مقررہ حصہ چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ محض اقتصادی نوعیت کا ہے۔ ملک میں اور خاص کر تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری کے باعث اس مسئلے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے

مسلمانوں کا سیاسی نصب العین

ہندوستان کی آزادی کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے سر وزیر حسن نے کہا۔ مسلمانان ہند کی سیاسی ترقی کا منتہائے مقصود جو مسلمانوں کی مختلف سیاسی انجمنوں کے مسلک سے واضح ہے۔ مادر وطن کے لئے ایسی ذمہ دار طرز حکومت کا حصول ہے۔ کہ جو حکومت تاج برطانیہ کے تابع نہ ہو۔ بلکہ قیصر ہند کے تاج سے وابستہ ہو۔ کیونکہ باوجود گورنمنٹ کے متشددانہ طرز عمل کے برطانیہ کے لئے ہندوستانیوں نے اپنی وفاداری میں فرق نہیں آنے دیا۔ اور تاج برطانیہ ہی ایک ایسا رشتہ ہے۔ جو برطانیہ اور ہندوستان کی اقوام کو وابستہ رکھ سکتا ہے۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے۔ کہ ان دونوں ملکوں میں مساوات کا اصول روا رکھا جائے۔

ایک غلط الزام

برطانی مدبرین کہتے ہیں۔ کہ وہ ذمہ دار حکومت کی راہ پر ہمیں گامزن کر رہے ہیں لیکن وہ ہمارے لئے کوئی ایسا آئین وضع نہیں کر سکے۔ جس سے ہمیں مکمل ذمہ دار حکومت حاصل ہو جائے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ہم اس ذمہ داری کے اہل نہیں۔ اور ہم سے ایسی شدید غلطیاں سرزد ہونے کا احتمال ہے۔ جن کا نتیجہ تباہ کن ہوگا۔ یہ بالکل بے بنیاد الزام ہے۔ اگر بفرض محال یہ الزام صحیح بھی ہو۔ تو کیا اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا۔ کہ ہندوستان پر ان کی حکومت مایوس کن طور پر ناکام رہی ہے نیز وہ اس ملک میں ہماری بہتری اور بہبودی کیلئے نہیں بلکہ اپنے مفاد کی خاطر حکومت کرتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ اس وسیع براعظم میں آباد ہندو اور مسلمان دو مختلف فرقے نہیں۔ بلکہ دو زبردست قومیں ہیں۔ اس صورت میں جب پارلیمنٹ برطانیہ اس ملک میں مکمل ذمہ دار گورنمنٹ قائم کرنے سے انکار کرتی ہے۔ تو اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ دو فرقوں کی نہیں۔ بلکہ دنیا کی دو زبردست قوموں کی راہ میں مزاحم ہوتی ہے۔ محض سیاسی اغراض کی خاطر ان دو قوموں کو دو فرقے ظاہر کرنا ایک وہم باطل ہے۔

جدید آئین

آئین جدید پر تبصرہ کرتے ہوئے سر وزیر حسن نے کہا۔ اس آئین کا بدترین پہلو یہ ہے کہ اس میں قوت ارتقاء کا فقدان ہے۔ اور اس کی بدولت ہم بتدریج ترقی کرتے ہوئے مکمل ذمہ دار گورنمنٹ کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس آئین کو ہندوستانی قوم کے ایک طبقہ نے مسترد کر دیا ہے۔ اور دوسرے طبقے نے اسے منظور کر لیا ہے لیکن تمام طبقے اسے غیر تسلی بخش قرار دینے میں متفق اور ہم آہنگ ہیں۔ جمعیت العلماء کے سوا باقی تمام اسلامی انجمنوں نے اس پر عمل کرنے کے حق میں رائے ظاہر کی ہے۔ میں اس خیال سے متفق نہیں ہوں۔ کہ یہ آئین مروجہ آئین سے بدتر ہے۔ میرے نزدیک اس آئین کی رو سے ہمارے وزیروں کو قومی تعمیر کے شعبوں پر وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ غیر منتخب اور سرکاری ممبروں پر مشتمل مالی کمپنیاں ان کی راہ میں مزاحم نہ ہوں گی۔ اور صوبوں کے گورنر قومی تعمیر کی تجاویز میں مداخلت کرنے میں تامل سے کام لینگے مگر صرف یہی امر اس آئین کے حق میں ہے۔

اُعلان

"سندھ میں کام کرنیکے لئے احمد آباد سنڈیکیٹ کو ایک اسسٹنٹ ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو سندھ میں ایجنٹ کے ماتحت جدید رقبہ جات کے حصول کے فرائض سرانجام دے سکے۔ آدمی ایسا ہونا چاہیئے جو خوب چست اور ہوشیار ہو۔ افسران کے ساتھ ملاقات کرنیکی اہلیت رکھتا ہو۔ انگریزی میں لکھ اور بول سکتا ہو۔ کسی قدر زمیندارہ قانون سے واقف ہو۔ اس بات کو سمجھ سکتا ہو۔ کہ کونسا رقبہ خریدنا یا ٹھیکہ پر لینا مفید ہو سکتا ہے۔ دیگر زمیندارہ کام سے بھی واقف ہو۔ اور صحت اچھی ہو۔ تاکہ سفر وں کی مشقت آسانی کے ساتھ برداشت کر سکے۔ عام حالات میں زمیندار خاندان کے گریجوایٹ کو ترجیح دیجائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر جلد تر ارسال کریں۔ اور درخواست میں اپنے حالات درج کرنے کے علاوہ یہ بھی لکھدیں۔ کہ انہیں کم سے کم کیا تنخواہ منظور ہو گی۔"

"سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ"

جدید آئین کے نقائص

اس آئین کی رو سے صوبائی گورنروں کو آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ گورنر کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ اپنے مرتب کردہ بلوں کو مجلس وضع قوانین کے سے پاس کردہ قوانین کی صورت میں نافذ کرے۔ ان اختیارات کے علاوہ ان گورنروں کو "اپنی مرضی کے مطابق" اور اپنی ذاتی رائے کے مطابق عمل کرنے کا اختیار رہیگا۔

مسلمانوں کے مطالبات

مسلمانوں کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ سندھ علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا۔ مسلمانوں کو جداگانہ نیابت مل گئی پنجاب میں مسلمانوں کو نام نہاد اکثریت حاصل ہوئی۔ مگر انکے ساتھ ہی ہمارا یہ مطالبہ تھا کہ مسلمانوں کے بنیادی اور ضروری مفاد کی حفاظت کی جائے۔ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو آئینی طور پر نیابت دی جائے صوبوں میں پسماندہ اختیارات تفویض کئے جائیں۔ مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں صرف وہ لوگ لئے جائیں۔ جنہیں مجالس واضع قوانین میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی تائید حاصل ہو۔ ان میں سے کوئی مطالبہ منظور نہیں کیا گیا۔ بنگال میں ہماری اکثریت رجعت پسند یورپین تاجروں پر قربان کر دی گئی۔ ہم نے سیاسی اقتدار اور سیاسی آزادی کا مطالبہ کیا تھا چند تحفظات کے ساتھ مسلمانوں کا یہی مطالبہ تھا۔ مگر ہمارا یہ مطالبہ ٹھکرا دیا گیا۔

کامل ذمہ وار حکومت

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم عوام کے ذریعے عوام کے لئے عوام کی حکومت قائم کریں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی حکومت کس طرح حاصل کی جائے۔ جہاں تک اس آئین پر عمل کرنے کا تعلق ہے۔ آپ نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں یقین نہیں کرتا۔ کہ اسے ناممکن العمل بنایا جا سکتا ہے اگر ناممکن العمل بنانے سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ کام میں رکاوٹ ڈالی جائے تو ایسی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے آئین میں انتظام کر لیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی واضح ہے۔ کہ صرف آئین پر عمل کرنے سے ہم مکمل ذمہ دار گورنمنٹ کی منزل کے قریب نہیں پہنچ سکتے۔ بلکہ سیاسی آزادی کے حصول کے لئے کچھ اور کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

حصول آزادی کے ذرائع

حصول آزادی کے تین راستے ہیں (۱) مسلح انقلاب (۲) عدم تعاون اور سول نافرمانی (۳) آئینی جدوجہد آپ نے کہا۔ کہ پہلی دو تجویزیں ناممکن العمل ہیں۔ تیسری کے متعلق کہا۔ کہ یہی ایک رستہ ہے۔ جس پر چل کر ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے منظم ایجی ٹیشن کی ضرورت ہے۔ آئینی ایجی ٹیشن کی کامیابی کے لئے ملک کی تمام اقوام میں اتحاد اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر ایسا اتحاد مشکل نہیں۔ ملک کے اعلیٰ مفاد کی خاطر میں نہ صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بلکہ ہندوستان کی جملہ سیاسی انجمنوں اور دیگر طبقوں کے درمیان اتحاد کے لئے اپیل کرتا ہوں۔

متحدہ لائحہ عمل

ہمیں چاہئیے۔ کہ ایک ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس پر ہندوستان کی جملہ اقوام متحد ہو سکیں۔ اس پر عمل کرنا شروع کریں۔ میں اس سلسلے میں حسب ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں

(۱) ایک ذمہ دار جمہوری حکومت کا قیام جس میں ہر ایک بالغ کو حق رائے دہی حاصل ہو

(۲) تمام متشددانہ قوانین کی تنسیخ تقریر اور تحریر اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی۔

(۳) کسانوں کو اقتصادی اصلاح تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ بے کاروں کو سرکاری امداد مزدوروں کے لئے ۸ گھنٹے یومیہ کام کے اوقات اور کم از کم مقررہ تنخواہ اور اجرت کی تعیین۔

(۴) لازمی اور مفت پرائمری تعلیم

میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ اس پروگرام کی تفصیلات پر عمل کرنے کے لئے مسلم لیگ کے منتخب صدر اور انڈین نیشنل کانگرس کے صدر کے دستخطوں سے ہندوؤں۔ مسلمانوں اور سکھوں کی سیاسی انجمنوں کے نام ایک اعلان شائع کیا جائے۔ کہ وہ ایک مشترکہ اجلاس میں شریک ہوں۔ اس اجلاس میں ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ جس کا مقصد:-

(الف) نئی مجالس واضع قوانین اور لوکل بورڈوں کے اندر اور باہر ایجی ٹیشن کرنے کے لئے سالانہ پروگرام مرتب کرنا ہو۔

(ب) ہندوستان کے لئے دستور اساسی مرتب کیا جائے۔ یہ اجلاس ایک کمیٹی منتخب کرے۔ جو فیصلہ شدہ پروگرام پر سارے ملک میں مؤثر تعمیل کا خیال اور نگرانی رکھے انتخابی مہموں کا اہتمام کرے۔ اور وقتاً فوقتاً جو سیاسی مسائل پیدا ہوتے رہیں۔ ان میں ملک کی رہنمائی کرے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم کی جائے اور سارے ملک میں اس کی شاخیں قائم کی جائیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کا ذکر

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء جو ۱۰ اور ۱۱ اور ۱۲ اپریل کو قادیان میں منعقد ہوئی۔ اس کی خبر متعدد اخبارات نے شائع کی ہے۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۳ اور ۱۴ اپریل نے حسب ذیل الفاظ میں اس کی روئداد درج کی

سول ۱۳ اپریل لکھتا ہے۔ قادیان ۱۱ اپریل جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس کل قادیان میں شروع ہوا۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے پانچسو کے قریب نمائندے اس میں شریک ہوئے۔ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب بھی کانفرنس میں شامل ہوئے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ اور اس پر آشوب دور کے پیش نظر جس میں سے جماعت گذر رہی ہے آپ نے جماعت کے نظام کو مضبوط کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ گذشتہ سال کے تبلیغی کام پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نوجوان مبلغین اسٹریٹ سیٹلمنٹس۔ سیام۔ جاپان۔ چین۔ ہنگری۔ سپین اور البانیہ بھیجے گئے ہیں اور انہوں نے کامیاب تبلیغی کام کی اطلاعات بھیجی ہیں ایجنڈا کی تعلیمی اور مالی مدات پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

پھر ۱۴ اپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے قادیان ۱۲ اپریل گذشتہ شب امام جماعت احمدیہ نے جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے نمائندوں کو دعوت طعام دی آج بجٹ کی منظوری دی گئی۔ تمام آمد کی افراد کے طوعی

ایک احمدی دوست کا قابل رشک اخلاص

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب کرام چندہ تحریک جدید کے وعدے جس اخلاص اور انشراح صدر سے پورے کرتے ہوئے رضاء الٰہی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں دی جا چکی ہیں۔ ذیل میں مکرم محمد سرور صاحب ضلع رائے پور کی مثال جو آئندہ سال کے چندہ تحریک جدید کے متعلق دی جا رہی ہے۔ وہ نہ صرف احباب کے ایمان کو بڑھانے والی ہے بلکہ دوسرے احباب کے لئے قابل تقلید بھی ہے۔ چنانچہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ لکھتے ہیں۔

دس روپیہ کی حقیر رقم میں آپ کی خدمت میں چندہ تحریک جدید کے لئے بھیج رہا ہوں۔ اس کو قبول فرماویں۔ آئندہ سال انشاء اللہ تعالیٰ ایک کھیت علیحدہ بیج کر جس قدر رقم اس کی وصول ہوگی۔ اس کو آئندہ سال کے چندہ تحریک جدید کے لئے بھیج دوں گا۔" یہ مثال مخلصین احمدیہ جماعت کے اس اخلاص و محبت کا جو ان کو اپنے امام سے ہے۔ واضح ثبوت ہے۔ وہاں طوعی قربانی کا مادہ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کا اس میں نمایاں اظہار ہے۔ ان دوستوں کو جن کے ذمہ ابھی تک چندہ تحریک جدید ہے۔ چاہیئے کہ اپنے وعدہ کی رقوم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جلد سے جلد ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

اخبار مجاہد کی کذب بیانی

اخبار مجاہد جہاں خود ہر وقت کذب بیانی افترا پردازی اور بہتان طرازی میں مشغول رہتا ہے۔ وہاں اس کے دروغ گو نامہ نگار بھی جھوٹ کی صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اخبار مجاہد مجریہ ۲۷ مارچ میں ڈسکہ کے دو شخصوں کے مرتد ہونے کی خبر شائع ہوئی ہے ایک امام الدین نائی اور دوسرا اللہ رکھا نائی۔ اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ اول الذکر غیر احمدی ہے اور غیر احمدی تھا۔ نہ ہمارے ساتھ نماز وں میں شامل ہوتا اور نہ کبھی چندہ دیتا مگر بعض اپنی ذاتی اغراض کو پورا ہوتے نہ دیکھ کر اس نے کہنا شروع کر دیا کہ میں احمدیت سے مرتد ہوتا ہوں۔ حالانکہ وہ پہلے بھی احمدی نہ تھا۔ یہی مؤخر الذکر شخص کا حال ہے۔ اس کا معاملہ اگرچہ احمدی ہے مگر یہ نہ ... کبھی ہمارے ... دیا اور نہ ... م چندہ دیا۔ مگر کہا یہ جا رہا ہے کہ وہ احمدیت سے برگشتہ ہو گیا۔ خاکسار محمد ابراہیم عابد ڈسکوی حال وزیر آباد۔

وصیت

نمبر ۵۲۴۷۔ منکہ جیون شاہ ولد غلام رسول قوم قریشی پیشہ محرر چونگی میونسپل کمیٹی شہر سیالکوٹ عمر قریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن جہور حال شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل موجود ہے۔ اراضی مزروعہ چاہی واقعہ موضع جہور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ تعدادی قریباً سات بگھہ مشترکہ ہمراہ میرے بھائی مسمی نادر شاہ جس میں میرا نصف حصہ ہے۔ اور میرا نصف حصہ میرے بھائی مذکور کے پاس مبلغ ۳۵۰/ روپے میں گرو ہے۔ تخمینہ قیمت اراضی جو میرے حصہ کی ہے۔ ۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک کنال زمین بمقام قادیان محلہ دارالسعت میں مکان بنانے واسطے رہائش کے خرید کی ہوئی ہے جس کی موجودہ تخمیناً قیمت ۲۵۰/ روپے ہے اسکے علاوہ اسباب خانگی برتن چارپائی وغیرہ کا تخمینہ قیمت ۵۰ روپے ہے اس وقت میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کی مالیت ۸۰۰/ روپیہ ہے۔ اور منقولہ میرا پراویڈنٹ فنڈ ہے جو قریباً ۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ہے۔ جو بمبلغ ۲۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرتا رہوں گا۔ اور جو میرا پراویڈنٹ فنڈ سے حصہ ادا کیا کروں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن کر دونگا۔ تو بعد ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ سمجھا جائیگا۔ العبد جیون شاہ بقلم خود۔ گواہ شد محمد شاہ ولد جیون شاہ احمدی۔ گواہ شد قاسم دین احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت سیالکوٹ۔ گواہ شد فضل احمد سیکرٹری دھاریا سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد شاہ ولد احمد الدین سیالکوٹ

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حاکم خان بکاسے خان پسران ممبو خان ذات راجپوت ساکن موضع سروعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۸/۴/۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۴/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جاموں ولد دُلّا ذات ارائیں ساکن موضع چاہل پور تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲۹/۴/۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۴/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نعمت خان ولد بہیر خان ذات راجپوت مسلمان ساکن موضع بلیم تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۲/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۴/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فتح دین ولد خدا بخش ذات اعوان ساکن موضع بھگوڑہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۴/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چوہڑا ولد خیراتی ذات گوجر ساکن موضع بلاڑوں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱/۵/۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۴/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بیرو ولد اہی بخش ماں خیر دین پسران بیرو ذات گوجر مسلمان ساکن موضع سرالہ کلاں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵/۴/۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۴/۳۶

دستخط (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۱۵ اپریل۔ جمعیۃ اقوام کو حکومت حبشہ کی طرف سے اطالوی افواج کے خلاف زہریلی گیس استعمال کرنے کے متعلق جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ اطالویوں نے ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۷ اپریل ۱۹۳۶ء تک ۱۹ دفعہ زہریلی گیس استعمال کی اور ۴ اپریل سے ۷ اپریل تک قورم پر چار دفعہ بمباری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں شہر زہریلی گیس میں مستور ہو گیا۔

پیرس ۱۵ اپریل۔ عربی ممالک کے اتحاد پر تبصرہ کرتا ہوا ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے اس اتحاد کے عقب میں برطانوی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ لنڈن میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اطالیہ کی طاقت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس پر برطانیہ اب عربی ممالک میں باہمی اتحاد پیدا کر کے انہیں اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ برطانیہ۔ فرانس اور بیلجیم کے فوجی ماہرین کی گفت و شنید محکمہ بحری کے دفتر میں آج شروع ہو گئی۔ گفت و شنید کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ اخبار حق لکھنؤ لکھتا ہے۔ کہ یوپی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے مراد آباد کے حلقہ انتخاب سے بیگم صاحبہ محمد علی کھڑی ہو رہی ہیں۔

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ موتی نگر میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا دفتر بند ہو کر الہ آباد میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

اسمارہ ۱۵ اپریل۔ جھیل سانا پر مستقل اطالوی قبضہ کا ثبوت اس امر سے بہم پہنچتا ہے کہ اطالیہ کی فسطائی پارٹی کے وزیر نے جھیل سانا پر جزیرہ نمارہ گورنگورا کا نام مسولینی پیک رکھا ہے۔ اور اس مقام پر تین رنگ کا اطالوی جھنڈا نصب کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۵ اپریل۔ کلکتہ کارپوریشن کے نئے رکن مسٹر عبد الرحیم سی آئی ای پر جب کہ وہ مسلم یتیم خانہ کے اجلاس کی صدارت کے بعد واپس آ رہے تھے۔ دو اشخاص نے حملہ کر دیا۔ موٹر کو کافی نقصان پہنچا۔ مگر وہ خود بچ نکلے۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ دہلی میں نیشنلسٹوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں لکھنؤ کانگرس کے فیصلوں کی روشنی میں آئندہ لائحہ عمل پر غور کیا جائے گا۔ اور کانگرس اور نیشنلسٹوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امرتسر ۱۵ اپریل۔ ابو سعید انور نے جو مجلس اتحاد ملت کی پنجاب ڈسٹرکٹ کانفرنس کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ مسلمانان امرتسر سے اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مقامی احرار کے ایک جلسہ میں مجلس اتحاد ملت کے خلاف زہر اگلا گیا۔ لیکن احرار کے اس زہریلے پراپیگنڈا کا کچھ اثر نہیں رہا۔ تاہم امید ہے۔ عامۃ الناس اس پراپیگنڈا کی پروا کئے بغیر مجلس اتحاد ملت کا ساتھ دے کر اپنے فرائض ادا کئے جائیں گے۔

روما ۱۵ اپریل۔ ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اطالویوں نے ۹ دنوں میں قورم اور ڈیسی کے درمیان موصل پر قبضہ کر لیا ہے۔ موٹر ٹینکوں والے دستہ نے ڈیسی پہنچ کر تین طرف محاصرہ کر لیا۔ شہر سنسان پڑا تھا لیکن باایں ہمہ اطالویوں کو شہر میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جرنیل بدوگلیو ۲۱ اپریل تک عدیس آبابا پر قبضہ کر لیگا۔

امرتسر ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ امرتسر کے ہندوؤں اور سکھوں نے ۲۱ اپریل کو ایک جتھہ دار کی سرکردگی میں ایک جتھہ ریاست بہاولپور میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ولنگٹن ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے نیوزی لینڈ لیگ آف نیشنز کی کونسل میں نشست حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جنیوا ۱۵ اپریل۔ اٹلی کے خلاف لیگ کی تعزیرات کے تفصیلی اعداد و شمار بتلاتے ہیں کہ اٹلی اور اٹلی کی نو آبادیات کی برآمد تعزیرات عائد کرنے والے متعدد ممالک میں ایک تہائی کم ہو گئی ہے۔

دمشق ۱۵ اپریل۔ قومی اور ملکی مجالس نے فرانس سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ شام کے تمام سیاسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ حکومت فرانس نے کل تمام بعض سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ جس سے شام میں مسرت و اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔

بغداد ۱۵ اپریل۔ حکومت عراق نے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ عراقی باشندے ملکی مصنوعات کو فروغ دیں۔ اس سلسلہ میں عنقریب ایک قانون نافذ کر دیا جائے گا۔

اسکندریہ ۱۵ اپریل۔ مصر اور رومانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کی تجدید ماہ اگست کو ہوگی کیونکہ اگست میں سابقہ معاہدہ کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ رومانیہ اور مصر کے نمائندے میں جدید معاہدہ کے متعلق گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار نے جسے اٹلی سے نکال دیا گیا ہے اٹلی کی موجودہ حالت کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اٹلی میں مسولینی کی حکمت عملی کے خلاف روز بروز ہیجان بڑھتا جا رہا ہے نیز کہا۔ کہ موجودہ بین الاقوامی مالی دشواریوں کے پیش نظر اطالیہ کو حبشہ کی یہ جنگ تباہی کے گڑھے میں دھکیل دے گی۔ اور اس کی تجارت کو زبردست نقصان پہنچائیگی۔ اور ملک کی تجارت کو بیس سال پیچھے پھینک دے گی۔ لیکن فسطائیوں کے خوف کی وجہ سے کوئی آدمی ان خیالات کا اظہار نہیں کر سکتا۔

روما ۱۵ اپریل۔ شاہ نجاشی کے صدر مقام ڈیسی پر کل صبح اطالوی عساکر نے قبضہ کر لیا۔ شہر میں سب سے پہلے فضائی دستہ داخل ہوا۔

لاہور ۱۵ اپریل۔ آج ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت میں مسجد شہید گنج کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ اور مدعیان مقدمہ کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عالم نے ایک سرکردہ اکراہ بحث کی۔ متعدد تاریخی ثبوت اور عدالتوں کے فیصلے پیش کئے گئے۔ اور بحث آئندہ روز پر ملتوی ہوئی۔

سکندر آباد (بذریعہ ڈاک) افواہ ہے کہ ماہ ستمبر میں اعلیٰحضرت حضور نظام کے جشن سیمیں کے موقع پر سکندر آباد شہر کا ایک حصہ جو سکندریہ روڈ کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اعلیٰحضرت حضور نظام کے سپرد کر دیا جائے گا۔

علی گڑھ ۱۵ اپریل۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قدیم طلباء کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک [illegible] علی گڑھ میں ایک ملٹری کالج کے قیام کی تجویز کی گئی۔

امرتسر ۱۵ اپریل۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۳ آنے گڑ حاضر ۲ روپے سونا ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے۔

کلکتہ ۱۵ اپریل۔ اوقات کار اور اجرت میں تخفیف کے باعث پٹ سن کے دو اور کارخانوں میں ہڑتال ہو گئی ہے۔ اور اس وقت تقریباً ۲۵ ہزار مرد اور عورتیں بیکار ہیں۔

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ لکھنؤ کانگرس میں پنڈت جواہر لال نے آخری تقریر کرتے ہوئے کہا ہمیں حصول آزادی میں سنگ راہ بننے والوں کے مقابلہ میں ڈٹ جانا چاہیئے۔ اور اس ضمن میں حصول آزادی کے لئے اشتراک عمل کی تلقین کی۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل۔ جمہوریہ امریکہ کے صدر کا انتخاب قریب آ گیا ہے۔ بڑے زور شور سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ مسٹر روز ولٹ صدر جمہوریہ اس مرتبہ پھر صدارت کے لئے امیدوار ہوں گے۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک قرارداد پیش کی گئی۔ کہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس نے اپنے اجلاس میں کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے اوقات کار کو محدود کرنے کے لئے جو معاہدہ مرتب کیا ہے۔ اس کے متعلق گورنر جنرل اجلاس کونسل سے درخواست کی جائے۔ کہ اس معاہدہ کی تصدیق نہ کی جائے۔ ایوان نے قرارداد منظور کر لی۔ حادثہ زدہ مزدوروں کے پسماندگان کی امداد کی تجویز کے متعلق بھی ایک قرارداد پیش کی۔ کہ اس کی بھی تصدیق نہ کی جائے۔ چنانچہ یہ قرارداد بھی منظور کر لی گئی۔

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ کل جب کانگرس کا اجلاس شروع ہونے کو تھا۔ سناتن دھرمیوں نے ایک بار پھر مخالفانہ مظاہرہ کرنے اور کانگرس پنڈال میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی۔ راستہ نہ ملنے پر سناتن دھرمی دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی